سیرت حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا

علی کاظم

۱۲۵۶۳۱۰

مجتمع زبان و فرہنگ شناسی

فاطمہ بنت موسی بن جعفر، حضرت معصومہ کے نام سے مشہور ہیں۔آپ امام موسی کاظم علیہ السلام کی بیٹی اور امام علی رضا

علیہ السلام کی بہن ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ امام موسی کاظم کی
اولاد میں امام رضاؑ کے بعد آپ کو اعلیٰ مقام و مرتبہ حاصل ہے۔
تاریخی مآخذ میں آپ کی زندگی، تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات کے بارے
میں زیادہ معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ آپ کے ازدواجی زندگی میں
منسلک ہونے کے بارے میں بھی تاریخ میں کوئی اطلاع موجود نہیں؛
البتہ مشہور یہی ہے کہ آپ رشتہ ازدواج سے منسلک نہیں ہوئیں۔
معصومہ اور کریمہ اہل بیتؑ آپ کے مشہور القابات میں سے ہیں۔
بعض احادیث کے مطابق امام رضاؑ نے آپ کو معصومہ کے نام سے یاد
کیا ہے۔ جب آپ کے بھائی امام رضا علیہ السلام مامون رشید کے حکم
پر مدینہ سے طوس تشریف لے گئے تو کچھ مدت بعد سنہ 201ہجری
کو اپنے بھائی کی فرمائش پر حضرت معصومہ آپ سے ملنے کے لئے
مدینہ سے ایران کی جانب عازم سفر ہوئیں؛ لیکن دوران سفر آپ بیمار
ہوئیں۔ اہل قم کی درخواست پر آپ نے موسی بن خزرج اشعری کے
گھر قیام کیا لیکن 17 دن بعد آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کو بابِلان
(موجودہ حرم) نامی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ تاریخ اسلام اور تاریخ
تشیع کے ماہر تاریخ نگار سید جعفر مرتضی عاملی کے مطابق حضرت
معصومہؑ کو قم سے نزدیک ساوہ نامی مقام پر زہر دیا گیا اور وہیں
آپ کی شہادت واقع ہوئی۔ اہل تشیع کے یہاں آپ اور آپ کی زیارت
کو خاص اہمیت حاصل ہے؛ یہاں تک کہ ائمہؑ سے منقول احادیث کے
مطابق قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے شیعہ جنت میں جائیں گے۔
انہی احادیث کے مطابق اللہ تعالیٰ نے بہشت کو آپ کی زیارت کا صلہ
قرار دیا ہے۔ مزید یہ کہ صنف نسواں میں حضرت فاطمہ زہراؑ کے
بعد صرف آپ ہی کے لئے ائمہ معصومینؑ کی طرف سے زیارت نامہ
نقل ہوا ہے۔

ولادت تا ہجرت

حضرت معصومه سلام الله علیهانے پہلی ذی القعدہ ۱۷۳ ء ھ کو مدینہ
منورہ کی سرزمین پر اس جہان میں قدم رنجہ فرمایا اور ۲۸ سال کی
مختصر سی زندگی میں دس ۱۰ یا بارہ ۱۲ ربیع الثانی ۲۰۱ ھ میں
شہر قم میں اس دار فانی کو وداع کردیا ۔

اس عظیم القدر سیدہ نے ابتدا ہی سے ایسے ماحول میں پرورش پائی جہاں والدین اور بہن بھائی سب کے سب اخلاقی فضیلتوں سے آراستہ تھے. عبادت و زہد، پارسائی اور تقوی، صداقت اور حلم، مشکلات و مصائب میں صبر و استقامت، جود و سخا، رحمت و کرم، پاکدامنی اور ذکر و یاد الہی، اس پاک سیرت اور نیک سرشت خاندان کی ابھری ہوئی خصوصیات تھیں. سب برگزیدہ اور بزرگ اور ہدایت و رشد کے پیشوا، امامت کے درخشان گوہر اور سفینہ بشریت کے ہادی و ناخدا تھے.

علم و دانش کا سرچشمہ

حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا نے ایسے خاندان میں پرورش پائی جو علم و تقوا اور اخلاقی فضایل کا سرچشمہ تھا. آپ سلام اللہ علیہا کے والد ماجد حضرت موسی کاظم علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ (ع) کے فرزند ارجمند حضرت امام علی ابن موسی الرضا علیہ السلام نے اپنے بھائیوں اور بہنوں کی سرپرستی اور تعلیم و تربیت کا بیڑا اٹھایا. امام رضا علیہ السلام کی خصوصی توجہات کی وجہ سے امام ہفتم کے سارے فرزند اعلی علمی اور معنوی مراتب پر فائز ہوئے اور اپنے علم و معرفت کی وجہ سے معروف و مشہور ہوگئے.

ابن صباغ ملکی کہتے ہیں: «ابوالحسن موسی المعروف «کاظم» کے ہر فرزند کی اپنی ایک خاص اور مشہور فضیلت ہے.»

اس میں شک نہیں ہے کہ امام موسی کاظم علیہ السلام کے فرزندوں میں حضرت رضا علیہ السلام کے بعد علمی اور اخلاقی حوالے سے حضرت سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کا علمی اور اخلاقی مقام سب سے اونچا ہے. یہ والا مقام حضرت سیدہ معصومہ کے ناموں اور القاب اور ان کے بارے میں ائمہ کی زبان مبارک سے بیان ہونے والی تعاریف و توصیفات سے آشکار ہے. اور اس حقیقت سے واضح ہوتا ہے کہ سیدہ معصومہ بھی ثانی زہرا حضرت زینب کی مانند «عالمہ غیر مُعَلَّمہ» ہیں.(عالمہ ہیں مگر ان کا استاد نہیں ہے)

فضایل کا مظہر

حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا فضائل و مراتب و مقامات عالیہ کا مظہر ہیں. معصومین علیہم السلام کی روایات آپ سلام اللہ علیہا کے لئے نہایت اونچے مقامات و مراتب کی دلیل ہیں.

روی القاضی نور اللّه عن الصادق علیه السلام قال:ان للّه حرماً و هو مکة ألا انَّ لرسول اللّه حرماً و هو المدینة ألا و ان لامیرالمؤمنین علیه السلام حرماً و هو الکوفه الا و انَّ قم الکوفة الصغیرة ألا ان للجنة ثمانیه ابواب ثلاثه منها الی قم تقبض فیها امراة من ولدی اسمها فاطمہ بنت موسی علیهاالسلام و تدخل بشفاعتها شیعتی الجنة باجمعهم.

قاضی نور الله رحمه روایت کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: «جان لو کہ خدا کے لئے ایک حرم ہے اور وہ مکہ ہے؛ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے بھی ایک حرم ہے اور وہ مدینہ ہے؛ اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے لئے بھی ایک حرم ہے اور وہ کوفہ ہے. جان لو کہ قم ہمارا چھوٹا کوفہ ہے، جان لو کہ جنت کی آٹھ دروازے ہیں جن میں سے تین دروازے قم کی جانب کھلتے ہیں. میرے فرزندوں میں سے ایک خاتون – جن کا نام فاطمہ ہے – قم میں رحلت فرمائیں گی جن کی شفاعت سے ہمارے تمام شیعہ بہشت میں وارد ہونگے».

حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کا علمی مقام

حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا عالم تشیع کی نہایت گرانقدر اور والا مقام خاتون ہیں جن کا علمی مقام بہت اونچا ہے

روایت ہے کہ ایک روز شیعیان محمد و آل محمد (ص) کا ایک گروہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کی ملاقات کے لئے مدینہ منورہ مشرف ہؤا. چونکہ امام علیہ السلام سفر پر تشریف لے گئے تھے اور یہ لوگ آپ (ع) سے سوالات پوچھنے آئے تھے لہذا انہوں نے اپنے سوالات حضرت فاطمہ معصومہ کو سپرد کئے – جو ابھی نوعمر بچی ہی تھیں – یہ لوگ دوسرے روز ایک بار پھرامام علیہ السلام کی در گاہ پر حاضر

ہوئے مگر امام (ع) ابھی نہیں لوٹے تھے؛ چنانچہ انہوں نے اپنے سوالات واپس مانگے. مگر انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ سیدہ معصومہ نے ان کے جوابات بھی تحریر کر رکھے تھے. جب ان لوگوں نے اپنے سوالات کے جوابات کا مشاہدہ کیا، بہت خوش ہوئے اور نہایت تشکر اور امتنان کے ساتھ مدینہ چھوڑ کر چلے گئے. اتفاق سے راستے میں ہی ان کا سامنا امام موسی کاظم علیہ السلام سے ہؤا اور انہوں نے اپنا ماجرا امام علیہ السلام کو کہہ سنایا. امام (ع) نے سوالات اور جوابات کا مطالعہ کیا اور فرمایا: باپ اس پر فدا ہو - باپ اس پر فدا ہو - باپ اس پر فدا ہو .

قم کی تقدس کا راز

متعدد احادیث میں قم کے تقدس پر تأکید ہوئی ہے. امام صادق (ع) نے قم کو اپنا اور اپنے بعد آنے والے اماموں کا حرم قرار دیا ہے اور اس کی مٹّی کو پاک و پاکیزہ توصیف فرمایا ہے:.امام علیہ السلام فرماتے ہیں : «الا انَّ حرمی و حرم ولدی بعدی قم»

آگاہ رہو کہ میرا حرم اور میرے بعد آنے والے پیشواؤں کا حرم قم ہے.

امام صادق علیہ السلام ہی اپنی مشہور حدیث میں اہل رے سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ... وان لامیرالمؤمنین علیه السلام حرماً و هو الکوفه الا و انَّ قم الکوفة الصغیرة ألا ان للجنة ثمانیه ابواب ثلاثه منها الی قم... = اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے لئے بھی ایک حرم ہے اور وہ کوفہ ہے. جان لو کہ قم ہمارا چھوٹا کوفہ ہے، جان لو کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے تین دروازے قم کی جانب کھلتے ہیں.

امام علیہ السلام قم کے تقدس کی سلسلے میں اپنی حدیث کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں: « ... تقبض فیها امراة من ولدی اسمها فاطمہ بنت موسی علیهاالسلام و تدخل بشفاعتها شیعتی الجنة با جمعهم = میرے فرزندوں میں سے ایک خاتون – جن کا نام فاطمہ بنت موسی ہے

– قم میں رحلت فرمائیں گی جن کی شفاعت سے ہماری تمام شیعہ بہشت میں وارد ہونگے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث امام موسی کاظم علیہ السلام کی ولادت سے بھی پہلے امام صادق علیہ السلام سے سنی تھی. یہ حدیث قم کے تقدس کا پتہ دیتی ہے اور قم کی شرافت و تقدس کے راز سے پردہ اٹھاتی ہیں؛ اور یہ کہ اس شہر کا اتنا تقدس اور شرف جو روایات سے ثابت ہے - ریحانۂ رسول (ص)، کریمۂ اہل بیت سلام اللہ علیہا کے وجود مبارک کی وجہ سے ہے جنہوں نے اس سرزمین میں شہادت پاکر اس کی خاک کو حور و ملائک کی آنکھوں کا سرمہ بنادیا ہے.

سیدہ نے بھی قم کا انتخاب کیا

امام رضا علیہ السلام کے مجبورا شہر مرو سفر کرنے کے ایک سال بعد ۲۰۱ھ قمری میں آپ اپنے بھائیوں کے ہمراہ بھائی کے دیدار اور اپنے امام زمانہ سے تجدید عہد کے قصد سے عازم سفر ہوئیں راستے میں ساوہ پھنچیں لیکن چونکہ وہاں کے لوگ اس زمانے میں اہلبیت کے مخالف تھے لہٰذا انہوں نے حکومتی کارندوں کے ساتھ مل کر قافلۂ پر حملہ کردیا اور جنگ چھیڑدی جس کے نتیجے میں قافلے میں سے بہت سارے افراد شہید ہوگئے۔

حضرت غم و الم کی شدت سے مریض ہوگئیں اور ایک روایت کی مطابق ساوہ میں ایک عورت نے آپ کو مسموم کردیا جس کی وجه سے آپ (س) بیمار پڑ گئیں اور محسوس کیا کہ اب خراسان نہ جاسکیں گی اور اب زیادہ دیر تک زندہ بھی نہیں رہیں گی چنانچہ فرمایا : مجھے شہر قم لے چلو کیونکہ میں نے اپنے بابا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: قم ہمارے شیعوں کا مرکز ہے ۔ اس طرح حضرت وہاں سے قم روانہ ہوگئیں ۔

دشمنان اہل بیت کا اس قافلے سے نبرد آزما ہونا اور بعض حضرات کا جام شہادت نوش فرمانا اور وہ دیگر نامساعد حالات ایسے میں حضرت کا حالت مرض میں وہاں سے سفر کرنا، ان تمام باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بات کو قبول کرنا بعید نہیں ہے کہ سیدہ معصومہ (س) بھی عباسی جلادون کی حکم پر مسموم کی گئی تھیں۔

بزرگان قم جب اس مسرت بخش خبر سے مطلع ہوئے تو حضرت کے استقبال کے لئے دوڑ پڑے، موسیٰ بن خزرج اشعری نے اونٹ کی زمام ہاتھوں میں سنبھالی اور فاطمہ معصومہ (ص) اہل قم کے عشق اہلبیت سے لبریز سمندر کے درمیان وارد ہوئیں ۔ موسیٰ بن خزرج کے ذاتی مکان میں نزول اجلال فرمایا ۔

غروب غمگین

بی بی مکرمہ نے ۱۷ دن اس شہر امامت و ولایت میں گزارے، مسلسل مشغول عبادت رہیں اور اپنے پروردگار سے راز و نیاز کرتی رہیں اس طرح اپنی زندگی کے آخری ایام بھی خضوع و خشوع الٰہی کے ساتھ بسر فرمائے ۔ آخر کار وہ ذوق و شوق نیز وہ تمام خوشیاں جو کوکب ولایت کے آنے اور دختر فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی زیارت سے اہل قم کو میسر ہوئی تھیں یکایک نجمہ عصمت و طہارت کے غروب سے حزن و اندوہ کے سمندر میں ڈوب گئیں لقاء الله کے لئے بے قرار روح قفس خاکی سے بسوئے افلاک پرواز کرگئی. سیدہ نے دعوت حق کو لبیک کہی اور عاشقان امامت و ولایت عزادار ہوگئے ۔

یہ سنہ 201 ہجری کا واقعہ ہے. سلام ہو اسلام کی اس عظیم المرتبت خاتون پر روز طلوع سے لے کر لمحہ غروب تک.

سلام و درود معصومہ سلام اللہ علیہا کی روح تابناک پر جن کے حرم منور نے قم کی ریگستانی سرزمین کو نورانیت بخشی. سلام ہو دنیا کی خواتین کی سیدہ (س)، مہر محبت کے پیامبروں کی لاڈلی پر، دختر سرداران جوانان جنت پر.

اے فاطمہ! روز قیامت ہماری شفاعت فرما، کہ آپ اللہ تعالی کی بارگاہ میں خاص مقام و منزلت کی مالک ہیں.

یہاں بی بی معصومہ سلام اللہ علیہا نے حضرت زینب علیا مقام سلام اللہ علیہا کی طرح اپنے پر برکت سفر میں حقیقی پیشواؤں کی حقانیت کے سلسلہ میں امامت کی سند پیش کردی اور مأمون کے چہرے سے مکر و فریب کی نقاب نوچ لی۔ قہرمان کربلا کی طرح اپنے بھائی کے قاتل کی حقیقت کو طشت از بام کردیا ۔ فقط فرق یہ تھا کہ اس دور کے حسین علیہ السلام کو مکر و فریب کے ساتھ قتلگاہ بنی عباس میں لے جایا گیا تھا ۔ اسی اثناء میں تقدیر الٰہی اس پر قائم ہوئی کہ اس حامی ولایت و امامت کی قبر مطہر ہمیشہ کے لئے تاریخ میں ظلم و ستم اور بے انصافی کے خلاف قیام کا بہترین نمونہ اور ہر زمانے میں پیروان علی علیہ السلام کے لئے ایک الہام الٰہی قرار پائے۔ آپ (س) جیسوں کی موت شہادت نہ ہو تو کیا ہو؟

آپ (س) نے خاندان پیغمبر صل اللہ علیہ و آلہ کے چند افراد اور محبان اہلبیت کے ہمراہ مدینہ سے سفر کر کے ثابت کردیا کہ ہر زمانے میں حقیقی اور خالص محمدی اسلام کے تربیت یافتہ جیالوں نے مادی و طاغوتی طاقتوں کے سامنے حق کا اظہار کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے یزید کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر فرمایا ” انی استصغرک “) میں تجھے حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہوں اور تجھے بہت ذلیل و رسوا سمجھتی ہوں ۔

تدفین کی رسومات

شفیعہ روز جزا کی وفات حسرت آیات کے بعد ان کو غسل دیا گیا ۔ تدفین پہنایا گیا پھر قبرستان بابلان کی طرف آپ کی تشییع کی گئی ۔ لیکن دفن کے وقت مَحرم نہ ہونے کی وجہ سے آل سعد مشکل میں پھنس گئے. آخر کار ارادہ کیا کہ ایک ضعیف العمر بزرگ اس عظیم کام کو انجام دیں، لیکن وہ بزرگ اور دیگر بزرگان اور صلحائے شیعہ اس امر عظیم کی ذمہ داری اٹھانے کے لائق نہ تھے کیونکہ معصومہ اہل بیت (س) کے جنازے کو ہر کوئی سپرد خاک نہیں کرسکتا تھا۔ لوگ

اسی مشکل میں اس ضعیف العمر بزرگ کی آمد کے منتظر تھے کہ
ناگہاں لوگوں نے دو سواروں کو آتے ہوئے دیکھا وہ ریگزاروں کی طرف
سے آرہے تھے۔ جب وہ لوگ جنازے کے نزدیک پہنچے تو نیچے اترے اور
کچھ کہے سنے بغیر نماز جنازہ پڑھی اور اس ریحانہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ و آلہ و سلم کے جسد اطہر کو داخل سرداب دفن کردیا ۔ اور
کسی سے گفتگو کئے بغیر سوار ہوئے اور واپس چلے گئے اور کسی نے
بھی ان لوگوں کو نہ پہچانا ۔

حضرت آیة اللہ العظمیٰ شیخ محمد فاضل لنکرانی (رہ) فرماتے ہیں
کہ یہ امر بعید نہیں ہے کہ یہ دو بزرگوار دو امام معصوم رہے ہوں کہ
جو اس امر عظیم کی انجام دہی کے لئے قم تشریف لائے اور چلے گئے۔

سیدہ معصومہ (س) کو دفن کرنے کے بعد موسیٰ بن الخزرج نے حصیر و
بوریا کا ایک سائبان قبر مطہر پر ڈال دیا وہ ایک مدت تک باقی رہا ۔
مگر حضرت زینب بنت امام محمد تقی الجواد علیہ السلام قم تشریف
لائیں تو انہوں نے مقبرے پر اینٹوں کا قبہ تعمیر کرایا ۔

زیارت حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا روایات کی منظر سے

دعا اور زیارت گوشہ تنہائی سے پر کھول کر لقاء اللہ تک عروج کرنے
کا نام ہے. خالص معنویت کے شفاف چشمے کے آب گوارا سے بھرا ہؤا
شفاف جام ہے؛ اور حضرت معصومہ کے حرم کی زیارت زمانے کی
غبار آلود فضا میں امید کی کرن ہے، غفلت اور بے خبری کے بھنور میں
غوطے کھانے والی روح کی فریاد ہے اور بہشت کی بوستانوں سے اٹھی
ہوئی فرح بخش نسیم ہے.

حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے مرقد منور کی زیارت
انسان کو خوداعتمادی کا درس دیتی ہے، اس ناامیدی کی گرداب میں

ڈوبنے سے بچا دیتی ہے اور اس کو مزید ہمت و محنت کی دعوت دیتی ہے. کریمہ اہل بیت سلام اللہ علیہا کے مزار کی زیارت اس امر کا باعث ہوتی ہے کہ زائر اپنے آپ کا خداوند صمد کے سامنے نیازمنداور محتاج پائے، خدا کے سامنے خضوع و خشوع اختیار کرے، غرور و تکبر کی سواری – جو تمام بدبختیوں اور شقاوتوں کا موجب ہے – سے نیچے اتر آئے اور حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کو اپنے اور خدا کے درمیان واسطہ قرار دے. اسی وجہ سے آپ سلام اللہ علیہا کی زیارت کے لئے عظیم انعامات کا وعدہ دیا گیا ہے.

حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی زیارت کے سلسلہ میں ائمہ معصومین سے متعدد احادیث و روایت نقل ہوئی ہیں.

۱۔ قم کے نامور محدث «سعد ابن سعد» کہتے ہیں کہ: «میں امام رضا علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہؤا تو امام ہشتم علیہ السلام نے مجھ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: «ای سعد! ہماری ایک قبر تمہارے ہاں ہے». میں نے عرض کیا:«میری جان آپ پر فدا ہو؛ کیا آپ فاطمہ بنت موسی بن جعفر کے مزار کی بات کررہے ہیں؟ فرمایا: « من زارها فله الجنّة؛ جو شخص ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کرے، اس کے لئے بہشت ہے».

۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں:« من زارها عارفاً بحقّها فله الجنة = جو کوئی ان کی زیارت کرے جنت اس پر واجب اور ان کے حق کی معرفت رکھتا ہو اس پر جنت واجب ہے»۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ: « ان کی زیارت بہشت کے ہم پلہ ہے».

۳۔ نیز فرمایا:«انّ زیارتها تعدل الجنّة؛ جو شخص ان کی زیارت کرے اس کی جزا بهشت ہے.»

۴۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: «من زار المعصومة عارفاً بحقّها فله الجنّة؛جو شخص از روئے معرفت آپ کی زیارت کرے اس کا انعام جنت ہے.»

۵۔ نیز فرمایا «من زار المعصومة بقم کمن زارنی؛ جو شخص قم میں حضرت معصومہ (س) کی زیارت کرے، گویا اس نے میری زیارت کی ہے.»

۶۔عن علیهماالسلام قال:اس سلسلے میں روایت ہے کہ ابن الرضا امام محمد تقی الجوادعلیہ السلام نے فرمایا:«من زارقبرعمّتی بقم فله الجنة

جو شخص قم میں میری پھوپھی کی زیارت کرے بہشت اس پر واجب ہے».

ایک مؤمن امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے مشہد گیا اور وہاں سے کربلا روانہ ہؤا اور ہمدان کے راستے کربلا چلا گیا. سفر کے دوران اس نے خواب میں امام رضا علیہ السلام کی زیارت کی اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کیا ہوتا اگر تم سفر کے دوران قم سے عبور کرتے اور میری همشیره کی زیارت کرتے؟»

۸۔ مولی حیدر خوانساری لکھتے ہیں: روایت ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص میری زیارت کے لئے نہ آسکے رے میں میرے بھائی (حمزہ) کی زیارت کرے یا قم میں میری ہمشیرہ معصومہ کی زیارت کرے اس کو میری زیارت کا ثواب ملے گا.

احادیث کی مختصر شرح

گو کہ یہ ساری احادیث حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی عظمت کی دلیل ہیں مگر این روایات میں بعض نکات قابل تشریح ہیں:

جیسے: جنت کا واجب ہونا، جنت کے برابر ہونا، بہشت کا مالک ہوجانا، جو لفظ «له» سے سمجھا جاتا ہے اور ان کی زیارت کا حضرت رضا علیہ السلام کی زیارت کے برابر ہونا اور حضرت رضا علیہ السلام کا اس شیعہ بهائی سے بازخواست کرنا جس نے حضرت معصومہ سلام الله علیہا کی زیارت نہیں کی تھی.

حضرت معصومہ علیہا السلام کی زیارت کی سفارش صرف ایک امام نے نہیں فرمائی ہے بلکہ تین اماموں (علیہم السلام) نے ان کی زیارت کی سفارش فرمائی ہے: امام صادق، امام رضا و امام جواد علیہم السلام. اور دلچسپ امر یہ کہ امام صارف علیہ السلام نے حضرت معصومه کی ولادت با سعادت سے بہت پہلے بلکہ آپ (س) کے والد امام کاظم علیہ السلام کی ولادت سے بھی پہلے ان کی زیارت کی سفارش فرمائی ہے.

دوسرا دلچسپ نکتہ پانچویں روایت ہے جس میں حضرت معصومہ کی زیارت امام رضا علیہ السلام کے ہم پلہ قرار دیا گیا ہے. زید شحّام نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ :«یا بن رسول الله جس شخص نے آپ میں سے کسی ایک کی زیارت کی اس کی جزا کیا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: «جس نے ہم میں سے کسی ایک کی زیارت کی «کمن زار رسول الله (ص)؛ اس شخص کی طرح ہے جس نے رسول خدا صلی الله و علیہ و آلہ و سلم کی زیارت کی ہو» چنانچہ جس نے سیدہ معصومہ (س) کی زیارت کی در حقیقت اس نے رسول خدا کی زیارت کی ہے. اور پھر حضرت رضا علیہ السلام – جو سیدہ معصومہ کی زیارت کو اپنی زیارت کے برابر قراردیتے ہیں – فرماتے ہیں کہ :«الا فمن زارنی و هو علی غسل، خرج من ذنوبه کیوم ولدته امّه؛ آگاہ رہو کہ جس نے غسل زیارت کرکے میری زیارت کی وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوجاتا ہے جس طرح کہ وہ ماں سے متولد

ہوتے وقت گناہوں سے پاک تھا». ان احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ
سیده معصومه سلام الله کی زیارت گناہوں کا کفاره بھی ہے اور جنت
کی ضمانت بھی ہے بشرطیکہ انسان زیارت کے بعد گناہوں سے پرہیز
کرے.

دو حدیثوں میں امام صادق اور امام رضا علیہما السلام نے زیارت کی
قبولیت اور وجوب جنت کے لئے آپ (س) کے حق کی معرفت کو شرط
قرار دیا ہے. اور ہم آپ (س) کی زیارت میں پڑھتے ہیں کہ «یا فاطِمَة
اِشْفَعی لی فِی الْجَنَّةِ، فَاِنَّ لَکَ عِنْدَاللّٰہِ شَأْناً مِنَ الشَّأْن = اے فاطمہ
جنت میں میری شفاعت فرما کیونکہ آپ کے لئے خدا کے نزدیک ایک
خاص شأن و منزلت ہے» امام صادق علیہ السلام کے ارشاد گرامی کے
مطابق تمام شیعیان اہل بیت (ع) حضرت سیده معصومہ سلام الله کی
شفاعت سے جنت میں داخل ہونگے اور زیارتنامہ میں ہے کہ آپ
ہماری شفاعت فرمائیں کیوں کہ آپ کے لئے ایک خاص شأن و منزلت
ہے. علماء کہتے ہیں کہ یہ شأن، شأنِ ولایت ہے جو سیده (س) کو
حاصل ہے اور اسی منزلت کی بنا پر وه مؤمنین کی شفاعت فرمائیں
گی اور اگر کوئی اس شأن کی معرفت رکھتا ہو اور آپ کی زیارت کرے
تو اس پر جنت واجب ہے.

زیارت اور اس کا فلسفه:

قاموس شیعہ میں ایک مقدس و معروف کلمہ،کلمۂ زیارت ہے اسلام
میں جن آداب کی بہت زیادہ تأکید ہوئی ہے ان میں سے ایک اہل بیت
علیہم السلام اور ان کی اولاد امجاد کی قبور مبارک کی زیارت کے لئے
سفر کرنا ہے ۔حدیثوں میں رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم اور
ائمہ معصومین علیہم السلام کی جانب سے اس امر کی بڑی تأکید
ہے ۔

مثلا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:من زارنی او زار
احدا من ذریتی زرتہ یوم القیامة فانقذتہ من اهوائها۔

جو میری یا میری اولاد میں سے کسی کی زیارت کرے گا مین قیامت کے
دن اس کے دیدار کو پہنچوں گا اور اسے اس دن کے خوف سے نجات
دلاؤں گا ۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ من اتی قبر الحسین عارفا
بحقہ کان کمن حج مأة حجة مع رسول اللہ

جو معرفت حقہ کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے گا تو
گویا اس نے ۱۰۰ سو حج رسول اللہ کے ساتھ انجام دیئے۔

ایک دوسری روایت مین امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:امام حسین
علیہ السلام آپ کی زیارت ہزار حج و عمرے کے برابر ہے۔

امام رضا علیہ السلام نے اپنی زیارت کے لئے فرمایا : جو شخص معرفت
کے ساتھ میری زیارت کرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا : جس نے عبد العظیم (ع) کی قبر
کی زیارت کی گویا اس نے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی ہے۔

امام جواد علیہ السلام نے بھی امام رضا علیہ السلام کے لئے فرمایا:

اس شخص پر جنت واجب ہے جو معرفت کے ساتھ (طوس میں) ہمارے
باباکی زیارت کرے۔

حضرت معصومہ سلام الله علیہا کی زیارت کف بارف میں وارد ہونے
والی روایات بھی مندرجہ بالا سطور میں بیان ہوئیں.

اب سوال یہ ہے کہ ان فضائل و جزا کا فلسفہ کیا ہے؟ کیا یہ تمام اجر
و ثواب بغیر کسی ہدف کے فقط ایک بار ظاہری طور پر زیارت کرنے
والے کو میسر ہوجائے گا؟

در حقیقت زیارت کا فلسفہ یہ ہے کہ ہم ان کی تعلیمات سے آخرت کے
لئے زاد راہ فراہم کریں اور خدا کی راہ میں اسی طرح قدم اٹھائیں
جس طرح کہ ان بزرگوں نے اٹھائے. زیارت معصومین (ع) کے سلسلے

میں وارد ہونے والی اکثر احادیث میں شرط یہ ہے کہ ان کے حق کی
معرفت کے ساتھ ہو تو تب ہی اس کا اخروی ثمرہ ملنے کی توقع کی
جاسکے گی.

یہ بزرگ ہستیاں، عالم بشریت کے لئے نمونہ اور مثال ہیں، ہمیں ان کا
حق پہچان کر ان کی زیارت کے لئے سفر کی سختیاں برداشت کرنی
ہیں اور ساتھ ہی خدا کی راہ میں ان کی قربانیوں اور قرآن و اسلام
کی حفاظت کی غرض سے ان کی محنت و مشقت سے سبق حاصل
کرنا ہے اور اپنی دینی اور دنیاوی حاجات کے لئے ان سے التجا کرنی ہے
کہ ہماری شفاعت فرمائیں اور اس کے لئے ان کے حق کی معرفت کی
ضرورت ہے۔

حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کا مأثور زیارتنامہ

ہر بارگاہ میں ملاقات (زیارت) کا ایک خاص دستور ہوتاہے. حضرت
معصومہ سلام اللہ علیہاکی بارگاہ میں بھی مشرف ہونے کے خاص
آداب ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کی زیارت کے لئے معتبر روایتوں سے
زیارت نامہ منقول ہے تا کہ مشتاقان زیارت ان نورانی جملوں کی
تلاوت فرماکر رشدو کمال کی راہ میں حضرت سے الہام حاصل
کرسکیں اور رحمت حق کی بی ساحل سمندر سی اپنی توانائی اور اپنے
ظرف کے مطابق کچھ قطرے ہی اٹھا سکیں ۔

حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ کے
لئے ائمہ معصومین سے مأثور زیارت نامہ وارد ہؤا ہے. سیدة العالمین
حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی بعد آپ سلام اللہ علیہا پہلی
بی بی ہیں جن کے لئے ائمہ اطہار علیہم السلام کی طرف سے زیارت
نامہ وارد ہؤا ہے. تاریخ اسلام میں رسول اللہ (ص) کی والدہ حضرت
آمنہ بنت وہب، حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی والدہ حضرت
فاطمہ بنت اسد، حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کی والدہ ماجدہ
حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت ابوالفضل علیہ السلام کی والدہ

فاطمہ بنت ام البنین، شریکۃ الحسین ثانی زہراء حضرت زینب، حضرت امام علی النقی علیہ السلام کی ہمشیرہ حضرت حکیمہ خاتون اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت نرجس خاتون (سلام اللہ علیہن اجمعین) جیسی عظیم عالی مرتبت خواتین ہو گذری ہیں جن کی مقام و منزلت میں شک و شبہہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے، مگر ان کے بارے میں معصومین سے کوئی مستند زیارتنامہ وارد نہیں ہؤا ہے. مگر حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے لئے زیارتنامہ وارد ہؤا ہے اور یہ حضرت معصومہ (س) کی عظمت کی نشانی ہے؛ تا کہ شیعیان و پیروکاران اہل بیت عصمت و طہارت بالخصوص خواتین اس عظمت کا پاس رکھیں اور روئے زمین پر عفت و حیاء اور تقوی و پارسائی کے عملی نمونے پیش کرتی رہیں، کہ صرف اسی صورت میں ہے آپ سلام اللہ علیہا کی روح مطہر ہم سے خوشنود ہوگی اور ہماری شفاعت فرمائیں گی۔

حضرت کا معتبر زیارت نامہ

سند زیارت

حضرت معصومہ سلام اللہ علیہاکی ایک معتبر زیارت ہے جسے علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں نقل فرمایا ہے. ہم پہلے اس کی سند پیش کرتے ہیں:

علی ابن ابراہیم اپنے پدر سے وہ سعد سے وہ امام علی بن موسی الرضا علیہما السلام سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اے سعد تمہارے نزدیک ہماری ایک قبر ہے !میں نے عرض کیا : میں آپ پر قربان ہوجاؤں کیا آپ فاطمہ بنت موسی بن جعفر علیہم السلام کی قبر کو بیان فرمارہے ہیں؟ فرمایا :”ہاں“ جو بھی معرفت کے ساتھ ان کی زیارت کرے گا وہ مستحق بہشت ہے۔ جب بھی (تم حرم مشرف ہوتے ہو قبر کو دیکھ کر قبر شریف کے سرہانے (یعنی ضریح کے شمال میں) رو بقبلہ کھڑے ہوجاؤ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر،۳۳ مرتبہ سبحان اللہ،۳۳،

مرتبہ الحمد للہ پڑھو (بالکل تسبیحات حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی مانند) اور پھر کہو

۱مام رضا (ع) اور لقب «معصومہ)

حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا جنتی خاتون، عبادت اور خدا کی ساتھ راز و نیاز میں ڈوبی ہوئی، بدیوں سے پاک اور عالم خلقت کا شبنم ہیں. شاید اس بی بی کو لقب «معصومہ» اسی لئے ملا ہے کہ ماں زہراء سلام اللہ علیہا کی عصمت آپ (س) کے وجود میں جلوہ گر ہوگئی تھی. بعض روایات کی مطابق یہ لقب حضرت رضا علیہ السلام نے اپنی ہمشیرہ مطہرہ کو عطا فرمایا تھا.جیسا کہ بلند اندیش اور سفید سیرت شیعہ فقیہ علامہ محمد باقر مجلسی (رہ) روایت کرتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: «مَنْ زَارَ الْمَعصُومَةَ بِقُمْ کَمَنْ زَارَنی) جو شخص قم میں حضرت معصومہ (س) کی زیارت کرے، گویا کہ اس نے میری زیارت کی ہے۔

کریمة اہل بیت علیہم السلام

یہ لقب امام معصوم کی جانب سے سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کو عطا ہؤا ہے جو آپ (س) کی مرتبت کی بلندی پر دلالت کرتا ہے.

انسان عبادت و بندگی خداوند عالم کے نتیجے میں مظہر ارادہ حق اور واسطہ فیض الٰہی قرار پا سکتا ہے، یہ ذات اقدس الہی کی عبودیت کا ثمرہ ہے چنانچہ خداوند عالم حدیث قدسی میں فرماتا ہے :

«انا اقول للشیء کن فیکون اطعنی فیما امرتک اجعلک تقول للشیء کن فیکون

اے فرزند آدم میں کسی چیز کے لئے کہتا ہوں کہ ہوجا! پس وہ وجود میں آجا تی ہے، تو بھی میرے بتائے ہوئے راستوں پر چل؛ میں تجھ کو ایسا بنادوں گا کہ کہے گا ہوجا ! وہ شیء موجود ہو جائے گی».

امام صادق علیہ اسلام نے بھی فرمایا :

«العبودیة جوهریة کنهها الربوبیة

یعنی خدا کی بندگی ایک گوہر ہے جس کی نہایت اور اس کا باطن موجودات پر فرمانروائی ہے».

اولیاء خدا جنہوں نے بندگی و اطاعت کی راہ میں دوسروں سے سبقت حاصل فرمائی اور اس راہ کو خلوص کے ساتھ طے کیا وہ اپنی اس با برکت عارضی زندگی میں بھی اور زندگی کے بعد بھی کرامات و عنایات کا منشأ ہیں ، اور یه سب ان کی پاکیزہ زندگی کا نتیجہ ہے۔

آستان قدس فاطمی قدیم الایام سے هی ہزاروں کرامات و عنایات ربانی کا مرکز و معدن رہا ہے، کتنے نا امید قلوب خدا کی فضل و کرم سی پر امید هوئی، کتنے تہی داماں، رحمت ربوبی سے اپنی جهولی بهر چکے؛ اور کتنے ٹھکرائے هوئے اس در پر آکر کریمہ اہلبیت سلام اللہ علیہا کے فیض و کرم سے فیضیاب ہوئے اور خوشحال و شاداماں ہوکر لوٹے ہیں اور اولیاء حق کی ولایت کے سائے میں ایمان محکم کے ساتھ اپنی زندگی کی نئی بنیاد رکھی ہے ۔ یہ تمام چیزیں اسی کنیز خدا کی روح کی عظمت اور خداوند متعال کی فیض و کرم کے منبع بے کراں کی نشاندہی کرتی ہیں اور ثابت کرتی ہیں که سیده معصومہ (س)، کریمہ اہل بیت (ع)ہیں.

اب ہم دیکھتے ہیں که کریمہ اہل بیت علیہم السلام کا لقب کس طرح ظاهر ہؤا؟.

یه لقب در حقیقت ایک معاصر بزرگ مرجع تقلید کے والد بزرگوار کی رؤیائے صادقہ کے ذریعے ظاہر ہؤا ہے. خواب کچھ یوں ہے:

آیت اللہ العظمی سید شہاب الدین مرعشی نجفی (رہ) کے والد ماجد مرحوم آیت اللّٰہ سیّد محمود مرعشی نجفی(رہ)، حضرت سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی قبر شریف کا مقام معلوم کرنے کی سعی وافر کررہے تھے اور اس سلسلے میں انہوں نے ایک مجرب ختم کا تعین کیا تا کہ اس طرح معلوم ہوجائے کہ ام ابیها سلام اللہ علیہا کی

گمشدہ قبر کہاں ہے؟ چالیس راتیں انہوں نے اپنا ذکر جاری رکھا.
چالیسویں شب انہوں نے ختم مکمل کرلی اور دعا و توسل بسیار کے
بعد آرام کرنے لگے تو آنکھ لگتے ہی عالم خواب میں حضرت امام محمد
باقر(ع) یا حضرت امام جعفر صادق (ع) کی زیارت کا شرف حاصل کیا.

امام علیہ السلام نے انہیں فرمایا:

«عَلَيْكَ بِكَرِيمَةِ اَهلِ الْبَيتِ.»

یعنی کریمہ اہل بیت کی زیارت کی پابندی کرو

انہوں نے سوچا کہ گویا امام علیہ السلام حضرت فاطمة الزہراء سلام
اللہ کی زیارت کی سفارش کررہی ہیں. چنانچہ عرض کیا:«میں آپ پر
قربان جاؤں میں نے ختم کا چلہ اسی لئے کاٹا ہے کہ میں حضرت
فاطمة الزہراۂ سلام اللہ کی قبرکۓ صحیح مقام کے بارے میں جاننا
چاہتا ہوں.

امام علیہ السلام نے فرمایا: میری مراد حضرت معصومہ سلام اللہ
علیہا کی قبر شریف ہے». پھر حضرت (ع)ۓ نے مزید فرمایا:«بعض
مصلحتوں کی بنا پر خداوند متعال نے ارادہ فرمایا ہے کہ حضرت
زہرا(س)ۓ کی قبر شریف مخفی ہی رہے. اگر مشیت الہی یہ ہوتی کہ
سیدہ فاطمة الزہراء سلام اللہ علیہا کی قبر ظاہر ہو، تو خدا کی
طرف سے اس کے لئے جو جلال و جبروت مقدر ہوتی وہی جلال و
جبروت خدا نے حضرت معصومہ کے لئے مقدر کر رکھی ہے». آیت اللہ
مرعشی نجفی جاگ اٹھے تو فورا قم میں حضرت معصومہ سلام اللہ
علیہا کی زیارت کی غرض سے قم روانہ ہوئے اور اپنے اہل و عیال کے
ہمراہ نجف سے قم تشریف لائے